پرچہ I: (انشائیہ طرز)	جماعت نہم	مطالعہ پاکستان (لازمی)
کل نمبر: 40	ماڈل پیپر 3	وقت: 1 گھنٹہ 45 منٹ

(حصہ اوّل)

2- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) علامہ اقبالؒ نے مسلم ملّت کی اساس کے حوالے سے کیا فرمایا؟

جواب: علامہ اقبالؒ نے مذہبی بنیادوں پر زور دیا اور کہا کہ مسلمان دینِ اسلام کی وجہ سے ایک ملّت ہیں اور ان کی قوت کا انحصار اسلام پر ہے۔ انھوں نے مسلم ملّت کی اساس کے حوالے سے حقیقی تصوّر اپنے اشعار میں یوں پیش کیا:

اپنی ملّت پر قیاس اقوامِ مغرب سے نہ کر
خاص ہے ترکیب میں قومِ رسولِ ہاشمی ﷺ
اُن کی جمعیت کا ہے ملک و نسب پر انحصار
قوتِ مذہب سے مستحکم ہے جمعیت تری

(ii) ترجمہ لکھیے: اِنَّ اللّٰہَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ۔

جواب: ترجمہ: ”بے شک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔“

(iii) عقیدۂ توحید سے کیا مراد ہے؟

جواب: عقیدۂ توحید سے مراد یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ساری کائنات کا خالق اور مالک ہے۔ وہ واحد اور یکتا ہے۔ اس کا کوئی شریک نہیں اور نہ ہی کوئی چیز اس کے علم سے باہر ہے۔

(iv) سانحہ آرمی پبلک سکول کب پیش آیا؟

جواب: سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور 16 دسمبر 2014ء کو وقوع پذیر ہوا۔

(v) 1970ء کے عام انتخابات سے قومی اسمبلی کے نتائج تحریر کیجیے۔

جواب: انتخابی نتائج کے بعد عوامی لیگ واحد اکثریتی جماعت کے طور پر سامنے آئی، جس

نے قومی اسمبلی کی 300 جنرل نشستوں میں سے 167 نشستیں جیت لیں اور پاکستان پیپلز پارٹی نے 81 نشستیں حاصل کیں۔ باقی تمام جماعتیں قومی اسمبلی کی صرف 37 نشستیں جیتنے میں کامیاب ہوسکیں۔

(vi) پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کب بنا اور اس کے قیام کا فیصلہ کیا تھا؟

جواب: 1961ء میں پاکستان انڈسٹریل ڈویلپمنٹ بینک کا قیام عمل میں لایا گیا' جس کا مقصد صنعتوں کی ترقی کے لیے طویل اور قلیل مدت کے لیے قرضے دینا تھا۔

(vii) 1962ء کے آئین کی دو خصوصیات تحریر کیجیے۔

جواب: 1962ء کے آئین کی دو خصوصیات درج ذیل ہیں:

1- 1962ء کا آئین تحریری تھا' جو کہ 250 دفعات اور 5 گوشواروں پر مشتمل تھا۔

2- 1962ء کا آئین وفاقی نوعیت کا تھا۔ اس دستور میں پاکستان کے دونوں حصوں کو برابر نمائندگی دی گئی۔

(viii) ریاست جوناگڑھ کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: تقسیمِ ہند کے وقت اس ریاست کے نواب محمد مہابت خان نے ریاست جوناگڑھ کا الحاق پاکستان کے ساتھ کرنے کا اعلان کر دیا۔ حکومت پاکستان کی طرف سے بھی اس کی منظوری دے دی گئی' لیکن بھارتی افواج نے 1947ء میں ریاست جوناگڑھ پر حملہ کر کے اس پر قبضہ کر لیا۔

(ix) قیامِ پاکستان کے بعد مسلمانوں کو جو مشکلات پیش آئیں' اُن میں سے صرف تین کے نام لکھیے۔

جواب: قیامِ پاکستان کے بعد مسلمانوں کو پیش آنے والے مسائل میں سے تین کے نام درج ذیل ہیں:

1- مہاجرین کی آبادکاری
2- انتظامی مشکلات
3- معاشی مشکلات

3- کوئی سے چھے (6) سوالات کے مختصر جوابات لکھیے: (12)

(i) وسطی ایشیائی ممالک کے حوالے سے پاکستان کی اہمیت بیان کیجیے۔

جواب: پاکستان کے شمال مغرب کی سمت وسطی ایشیائی اسلامی ممالک (قازقستان، ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان اور کرغیزستان) واقع ہیں۔ یہ ممالک خشکی سے گھرے ہوئے ہیں اور قدرتی وسائل کی دولت سے مالا مال ہیں۔ پاکستان کے ان اسلامی ریاستوں سے مذہبی، ثقافتی اور تجارتی تعلقات قائم ہیں۔ پاکستان واحد ملک ہے، جو وسطی ایشیائی ریاستوں کو قریب ترین بحری راستہ فراہم کرتا ہے۔

(ii) پہاڑ کی تعریف کیجیے۔

جواب: زمین کا وہ حصہ، جو سطح زمین سے بلند ہو اور جس کی اطراف کی ڈھلوان زیادہ، سطح پتھریلی اور ناہموار ہو، پہاڑ کہلاتا ہے۔

(iii) کے-ٹو کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

جواب: دنیا کی دوسری بلند ترین پہاڑی چوٹی کے-ٹو کوہِ قراقرم پہاڑی سلسلہ میں ہے، جو سطح سمندر سے قریباً 8,611 میٹر بلند ہے۔ کوہِ قراقرم کی اوسط بلندی قریباً 7,000 میٹر ہے۔

(iv) کوہِ ہندوکش کا تعارف اور اس کی بلند ترین چوٹی کا نام لکھیے۔

جواب: کوہِ ہندوکش پاکستان کے شمال مغرب میں شمالاً جنوباً پھیلا ہوا ہے۔ یہ پہاڑ سطح مرتفع پامیر سے شروع ہو کر دریائے کابل تک پھیلا ہوا ہے۔ کوہِ ہندوکش کا زیادہ تر حصہ افغانستان میں واقع ہے۔ اس پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی "ترچ میر" ہے، جو قریباً 7,690 میٹر بلند ہے۔

(v) ہمالیہ کبیر کے پہاڑی سلسلے کی بلند ترین چوٹی کون سی ہے؟

جواب: نانگا پربت اس پہاڑی سلسلہ کی پاکستان میں سب سے بلند چوٹی ہے، جس کی سطح سمندر سے بلندی قریباً 8,126 میٹر ہے۔

(vi) گلیشیئر کی تعریف لکھیے۔

جواب: پہاڑیوں کی وادیوں میں جمی ہوئی برف، جو کہ ڈھلوان کی طرف حرکت کرتی ہے، گلیشیئر کہلاتا ہے۔ زیادہ بلند علاقوں میں درجہ حرارت کم ہونے اور برف باری سے گلیشیئر بنتے ہیں۔

(vii) 1960ء کے سندھ طاس معاہدے کے تحت دریاؤں کی تقسیم لکھیے۔

جواب: 1960ء میں سندھ طاس معاہدے کے تحت تین دریا سندھ، چناب اور جہلم پاکستان کے حصے میں جبکہ دریائے راوی، ستلج اور بیاس بھارت کے حصہ میں آئے۔

(viii) پنجاب میں لڑکے اور لڑکی کی شادی کی قانونی عمر کیا ہے؟

جواب: پنجاب میں شادی کی قانونی عمر لڑکیوں کے لیے 16 سال اور لڑکوں کے لیے 18 سال مقرر ہے۔

(ix) مساوی حقوق کے بارے میں اقوامِ متحدہ کے کردار کے بارے میں تین سطریں لکھیے۔

جواب: اقوامِ متحدہ کے انسانی حقوق کے آفاقی منشور 1948ء میں مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کی بات کی گئی۔ 1979ء میں اقوامِ متحدہ کی جنرل اسمبلی میں خواتین کے خلاف امتیازی سلوک کی تمام اقسام کے خاتمے کے کنونشن کو منظور کیا گیا۔

(حصہ دوم)

نوٹ: کوئی سے دو (2) سوالات کے جوابات لکھیے۔

سوال 4:- دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟ برِصغیر میں اس کے ارتقا اور اس کے حوالے سے سر سید احمد خان اور چودھری رحمت علی کے کردار پر بحث کیجیے۔ (8)

جواب: دو قومی نظریہ سے مراد یہ ہے کہ برِصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان آباد ہیں۔ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہ سکیں۔ دو قومی نظریہ کی بنیاد مسلمانوں کا علیحدہ تشخص ہے۔ پاکستان دو قومی نظریہ کی بنیاد پر قائم ہوا۔ دو قومی نظریہ کا نصب العین یہ تھا کہ اسلام کے دو قومی تصور کی بنیاد پر ہندوستان میں مسلمانوں کی ایک ایسی آزاد ریاست قائم کی جائے، جس میں رہتے ہوئے وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی اسلامی اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔

1- برِصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا:

برِصغیر میں دوقومی نظریے کی ابتدا مسلمانوں کی آمد اور محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے ہوئی۔ 712ء میں عرب نوجوان سپہ سالار محمد بن قاسم نے سندھ کے راجہ داہر کو شکست دی۔ محمد بن قاسم کے ساتھ کچھ عرب تبلیغِ اسلام کے لیے بھی آئے اور وہ مستقل طور پر سندھ اور ملتان میں آباد ہوگئے۔ محمد بن قاسم کے حسنِ سلوک، رواداری اور انصاف نے مقامی لوگوں کو اس قدر متاثر کیا کہ وہ اُسے اوتار اور دیوتا سمجھنے لگے۔ تبلیغ کرنے والوں نے اِن لوگوں کو اسلام کی سیدھی، سچی اور توحید کی راہ دکھائی اور یہ لوگ بخوشی دائرۂ اسلام میں داخل ہوگئے۔ اس کے بعد غزنوی دورِ حکومت شروع ہوتا ہے، جو 1003ء سے 1206ء تک محیط ہے۔ اس دور میں موجودہ پاکستانی علاقوں میں فارسی زبان نے رواج پکڑا اور اسلامی تہذیب کے نقوش گہرے ہوئے۔ 1206ء میں قطب الدّین ایبک نے سلطنتِ دہلی کی بنیاد رکھی۔ سلطنتِ دہلی کا دورِ حکومت 1526ء تک رہا، جس میں خاندانِ غلاماں، خاندانِ خلجی، خاندانِ تغلق، سادات اور لودھی خاندان نے حکومت کی۔ 1526ء میں ظہیرالدین بابر نے دہلی میں مغلیہ سلطنت کی بنیاد رکھی، جو 1857ء تک قائم رہی۔

2- سرسید احمد خان اور دوقومی نظریہ:

انگریزوں کے ہندوستان پر قبضے کے بعد جس شخصیت نے سب سے پہلے مسلمانوں کو علیحدہ قوم قرار دیا، وہ سرسید احمد خان تھے۔ ابتدا میں سرسید احمد خان متحدہ قومیت کے حامی تھے، لیکن جب 1857ء کی جنگِ آزادی کے بعد ہندو انگریزوں کے زیادہ قریب ہوگئے تو سرسید کو یہ احساس ہوا کہ ہندو کبھی مسلمانوں کے دوست نہیں ہوسکتے۔ 1867ء میں بنارس میں اُردو۔ہندی تنازع کے موقع پر آپ نے واضح اعلان کیا کہ مسلمان اور ہندو الگ الگ قومیں ہیں۔ اس کے بعد انھوں نے مسلمانوں کی تعلیمی اور سیاسی میدان میں ترقی کے لیے جدوجہد کا آغاز کر دیا۔ اس سلسلے میں تعلیمی ترقی کے لیے ایم۔اے۔او ہائی سکول اور کالج کا قیام اہم اقدام تھے۔ اسی طرح 1885ء میں سرسید احمد خان نے مسلمانوں کو سیاسی جماعت کانگریس میں شمولیت سے منع کر کے ان کے سیاسی حقوق کا تحفظ کیا۔ اس کے بعد سرسید نے محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا پلیٹ فارم مہیا کر کے مسلمانوں کی سیاسی ترقی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

3- چودھری رحمت علی اور دوقومی نظریہ:

چودھری رحمت علی اسلامیہ کالج لاہور کے نامور طالب علم تھے۔ جنوری 1931ء میں

انھوں نے کیمبرج کالج میں قانون کے شعبے میں اعلیٰ تعلیم کے لیے داخلہ لیا۔ 1933ء میں آپ نے لندن میں پاکستان نیشنل موومنٹ کی بنیاد رکھی۔ چودھری رحمت علی نے 28 جنوری 1933ء کو "اب یا پھر کبھی نہیں" کے عنوان سے چار صفحات پر مشتمل مشہور کتابچہ جاری کیا' جو تحریک پاکستان کے لیے مضبوط دیوار ثابت ہوا۔ اور برصغیر کے مسلمانوں کے ساتھ ساتھ دیگر قومیں بھی لفظ "پاکستان" سے آشنا ہوئیں۔

چودھری رحمت علی نے دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے فرمایا: "برصغیر میں کئی اقوام آباد ہیں۔ اِن میں دو بڑی قومیں ہندو اور مسلمان ہیں۔ جو صدیوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رہنے کے باوجود آپس میں گھل مل نہیں سکیں۔ اُن کے بنیادی اُصول اور رہن سہن کے طریقے ایک دوسرے سے اِس قدر مختلف ہیں کہ سیکڑوں برس کی ہمسائیگی اور ایک حکومت کے زیر سایہ رہنے کے باوجود اُن میں مشترکہ قومیت کا تصور پیدا نہ ہو سکا۔"

سوال :5- آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات کو تفصیل سے بیان کیجیے۔ **(8)**

جواب : **آب وہوا کے انسانی زندگی پر اثرات**

1- آب وہوا کا انسانی زندگی پر گہرا اثر ہوتا ہے۔ آب وہوا کسی مقام یا علاقے میں موجود انسانوں کے روزمرہ کاموں پر اثر رکھتی ہے۔ کسی ملک کے رہنے والوں کی معاشی' معاشرتی' سماجی' سیاسی' تجارتی سمیت تمام سرگرمیوں کا انحصار کافی حد تک آب وہوا پر ہے۔ سرد علاقوں کے لوگوں کا لباس' رہائش اور خوراک وغیرہ گرم علاقوں کے لوگوں سے کافی حد تک مختلف ہوتا ہے۔ اسی طرح ملکی سطح پر تجارتی' معاشی غرضیکہ تمام سرگرمیاں مختلف ہوتی ہیں۔

2- پاکستان کے شمالی وشمال مغربی علاقے پہاڑی سلسلوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ یہ علاقے سطح سمندر سے کئی ہزار میٹر بلند ہیں۔ جیسے جیسے ہم سطح سمندر سے بلندی کی طرف جاتے ہیں' درجہ حرارت میں کمی واقع ہوتی جاتی ہے۔ پہاڑی علاقوں کا درجہ حرارت موسم سرما میں سرد ترین یعنی نقطہ انجماد (0 درجے سیلسیس) سے گر جاتا ہے۔ زیادہ تر برف باری ہوتی ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی تمام سرگرمیاں موسم سرما میں قریباً محدود ہو جاتی ہیں۔ لوگ موسم سرما کے شروع ہونے سے پہلے خوراک اور دیگر ضروری اشیا ذخیرہ کر لیتے ہیں۔

لوگوں کی سرگرمیوں میں گھریلو دستکاری بہت اہم ہے۔ بعض لوگ اپنے مویشیوں کو پہاڑی علاقوں سے میدانی علاقوں کی طرف منتقل کر لیتے ہیں' کیونکہ برف باری کی وجہ سے چراگاہیں ختم ہو جاتی ہیں۔ موسم گرما میں یہ علاقے سرسبز و شاداب ہو جاتے ہیں۔

3- پہاڑی علاقے نسبتاً کم گنجان آباد ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں معدنیات کے ذخائر بھی ملتے ہیں۔ یہاں کے لوگ محنتی اور جفاکش ہوتے ہیں۔ ان علاقوں کی آب و ہوا اچھی ہونے کی وجہ سے سیاحت کو بہت ترقی ملی ہے۔

4- پاکستان کے میدانی علاقوں کی آب و ہوا میں شدت پائی جاتی ہے یعنی موسم گرما گرم اور موسم سرما سرد ہوتا ہے۔ یہ آب و ہوا مختلف اقسام کی فصلوں' سبزیوں اور پھلوں کے لیے بہت موزوں ہے۔ میدانی علاقے چونکہ دریاؤں کی لائی ہوئی مٹی سے بنے ہیں' لہٰذا بہت زرخیز ہیں۔ ان علاقوں کے رہنے والوں کی آمدنی کا زیادہ تر دارومدار زراعت اور اس سے متعلقہ صنعتوں پر ہے۔ یہاں کے رہنے والوں کی معاشی حالت نسبتاً بہتر ہے۔

5- لوگوں کے رہن سہن' خوراک اور لباس وغیرہ پر آب و ہوا کا بہت گہرا اثر ہے۔ میدانی علاقوں میں بارش کی کمی کو مصنوعی آبپاشی کے نظام کے ذریعے پورا کیا گیا ہے۔ یہ گنجان آباد علاقہ ہے۔ پاکستان میں سب سے زیادہ آبادی اسی علاقے میں ہے۔ ذرائع آمدورفت اور نقل و حمل بہتر ہیں اور لوگوں کو ہر طرح کی سہولتیں میسر ہیں۔

6- پاکستان میں صحرائی علاقوں کی آب و ہوا بہت گرم اور خشک ہے۔ دن اور رات کے درجہ حرارت میں بہت فرق ہے۔ موسم گرما میں دن کے وقت لو چلتی ہے۔ گرد آلود آندھیاں چلتی ہیں۔ پنجاب کا جنوبی اور صوبہ سندھ کا شمالی و جنوبی علاقہ خاص طور پر ریگستانی خصوصیت رکھتا ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کی زندگی انتہائی سخت ہے۔ بارش کم ہوتی ہے' اس لیے پینے کے لیے پانی دور دور سے لانا پڑتا ہے۔ جن علاقوں میں نہریں پانی کی فراہمی کا ذریعہ ہیں' وہاں زندگی قدرے بہتر گزرتی ہیں۔ بھیڑ بکریاں پالنا ان علاقوں کے لوگوں کا سب سے اہم ذریعہ معاش ہے۔

7- پاکستان میں سطح مرتفع بلوچستان کی آب و ہوا موسم گرما میں گرم ترین اور موسم سرما میں سرد ترین ہوتی ہے۔ موسم سرما میں بعض بلند مقامات پر برف باری ہوتی ہے۔ یہ پاکستان کا

خشک ترین علاقہ ہے۔ موسم سرما کی برف باری اس علاقے میں پانی کے ذخیروں کی دستیابی کا اہم ذریعہ ہے۔ موسم گرما میں نشیبی علاقے اور چھوٹے دریاؤں میں پانی جمع ہو جاتا ہے لہٰذا یہاں جھیلیں اور موسمی ندی نالے موجود ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بارش کے پانی کو جمع کر کے زمین دوز نالیوں ''کاریز'' کے ذریعے ایک جگہ سے دوسری جگہ لایا جاتا ہے۔ بلوچستان میں درجہ حرارت زیادہ ہونے کی وجہ سے یہ زمین دوز نالیاں بہت اہم ہیں' جن سے پانی بخارات بن کر نہیں اُڑ سکتا' جس کی وجہ سے اس علاقے میں کاشتکاری شروع ہو گئی ہے۔

سوال 6- نوٹ لکھیے: **(4, 4)**

(الف) 1956ء کے آئین کی خصوصیات **(ب) لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء**

جواب:

(الف) 1956ء کے آئین کی خصوصیات

پاکستان کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ کیا گیا۔ اس آئین کی اہم خصوصیات درج ذیل تھیں:

(i) پاکستان کو اسلامی جمہوریہ قرار دیا گیا۔

(ii) ملک میں وفاقی پارلیمانی نظام حکومت قائم کیا گیا۔

(iii) آئین میں اللہ تعالیٰ کی حاکمیت' اختیارات کا عوامی نمائندوں کے ذریعے استعمال' قرآن و سنت کے مطابق زندگی گزارنے کا ماحول اور اقلیتوں کو مکمل مذہبی آزادی دینے کا اعلان کیا گیا۔

(iv) آئین میں اس بات کی نشاندہی کر دی گئی کہ شہریوں کو بہتر زندگی بسر کرنے اور اپنی صلاحیتوں کے اظہار کے لیے مکمل شہری حقوق فراہم کیے جائیں گے۔

(v) اس بات کی ضمانت فراہم کی گئی کہ عدلیہ اپنے فرائض کی ادائیگی کے لیے تمام دباؤ سے آزاد ہو گی۔ اعلیٰ عدالتوں کے ججوں کو ملازمت کا تحفظ فراہم کیا جائے گا۔

(vi) 1956ء کے دستور کے مطابق اُردو اور بنگالی دونوں کو قومی زبانیں قرار دیا گیا۔

(vii) 1956ء کے آئین کو تحریری شکل میں تیار کیا گیا تھا۔

(ب) لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء

نومبر 1969ء میں عبوری آئین کی تشکیل کے لیے جنرل یحییٰ خان نے ایک کمیشن ترتیب دیا، جس نے 30 مارچ 1970ء کو اسے حتمی شکل میں پیش کیا۔ اس لیگل فریم ورک آرڈر کے اہم نکات درجِ ذیل تھے:

1- مغربی پاکستان سے ون یونٹ کا خاتمہ کر دیا گیا اور چاروں صوبے بحال کر دیے گئے۔

2- انتخابات کے لیے عوام کو براہِ راست ووٹ ڈالنے کا حق دیا گیا۔ رائے دہی کے لیے 21 سال کی عمر مقرر کی گئی۔

3- صوبوں کے درمیان قومی اسمبلی کی سیٹوں کی برابر تقسیم کو ختم کر کے تمام صوبوں کو ان کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں دی گئیں۔ قومی اسمبلی کی نشستوں کی کُل تعداد 313 کردی گئی، جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص کردی گئیں جبکہ خواتین کو جنرل نشستوں پر انتخاب لڑنے کا حق بھی دیا گیا۔

4- انتخاب لڑنے کے لیے اُمیدوار کی کم از کم عمر 25 سال مقرر کی گئی۔

5- اگر نئی قومی اسمبلی 120 دنوں کے اندر نیا آئین بنانے میں ناکام رہی تو اسمبلی ختم ہو جائے گی۔

ان تمام نکات کے علاوہ لیگل فریم ورک آرڈر 1970ء میں مستقبل کے آئین کے لیے ایک پالیسی تشکیل دی گئی، جس کے مطابق ملک کا آئین وفاقی طرز کا ہوگا۔ ملک کا نام اسلامی جمہوریہ پاکستان ہوگا۔ آئین میں اسلامی نظریات اور جمہوری اقدار کو مدِنظر رکھا جائے گا۔ صدر کے پاس اختیار ہوگا کہ آئین کو اس وقت تک منظور نہ کرے، جب تک اوپر بیان کردہ نکات آئین کا حصہ نہ ہوں۔ صدر کے پاس آئین کی ترمیم کا اختیار ہوگا اور اس کو کسی عدالت میں چیلنج نہیں کیا جا سکے گا۔